دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سروجنی نائیڈو سینٹر فار وومینس اسٹڈیز کے زیر اہتمام یونیورسٹی ۔صنعت رابطہ کے سلسلے میں ایک ورکشاپ بعنوان ’کمیونی کیشن ان دی ڈولپمنٹ سیکٹر کا انعقاد

New Delhi, April 1, 2026

سروجنی نائیڈو سینٹر فار وومینس اسٹڈیز (ایس ایس سی ڈبلیوایس) جامعہ ملیہ اسلامیہ نے مورخہ تیس مارچ دو ہزار چھبیس کو یونیورسٹی ۔صنعت رابطہ کے سلسلے میں ایک ورکشاپ بعنوان ’میک اٹ میٹر: کمیونی کیشن ان دی ڈولپمنٹ سیکٹر‘ منعقد کیا۔مذکورہ اجلاس ایس ان سی ڈبلیوایس کے ملٹی پرپز ہال میں منعقد ہوا جس میں طلبہ اور فیکلٹی اراکین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوئے اور علمی تحقیق، زمینی حقائق اور اسٹریٹیجک کمیونی کیشن کے درمیان حد فاصل کے مختلف پہلوؤں پر غور وخوض کیا گیا۔

اسٹریٹا کوم کمیونی کیشن کی بانی ڈائریکٹر روشنی سہاش جنہیں ڈولپمنٹ کمیونی کیشن کا خاص تجربہ ہے انہوں نے ورکشاپ کا انعقاد کیا اور شرکا سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح ترسیلی وابلاغی قوت سماجی اثر کو جہت دیتی ہے۔ڈاکٹر ترنم صدیقی نے اجلاس کی رابطہ کاری کا اہم فریضہ انجام دیا اور ڈاکٹر ثریا تبسم نے تمہیدی گفتگو کی۔ پروفیسر مہر فاطمہ حسین نے اجلاس کی صدارت کی۔

اپنی گفتگو کی ابتدا میں سہاش نے شرکا سے کہا کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں خاص طور پر سوشل میڈیا کے حوالے سے ترسیل و ابلاغ کے مزاج و کردار کو سمجھیں۔انہوں نے کہا کہ مختصر فارم والے مواد پر مبنی ریل، ہوکس اور اسکرین پر تیزی سے آتے جاتے ویژوئل توجہ کو متاثر کرتے ہیں اور اس بات سے آگاہ کیا کہ زندگی کی یہ تبدیلی علمی تحریر اور ترقی کے عمل دونوں ہی پر یکساں انداز میں زبردست اثرات مرتب کررہی ہے۔انہوں نے طلبہ سے ڈیجیٹل عادات کے سلسلے میں محتاط رہنے کی اپیل کی کیوں کہ یہ ان کی تحقیق کو جہت دینے کے ساتھ ساتھ ان طور طریقوں کو بھی متاثر کرتی ہیں جن میں ترقی کے پیغامات عوام تک پہنچتے ہیں۔

اجلاس میں نظری بحث کے ساتھ ساتھ عملی پہلو پر بھی بات چیت ہوئی اور صوبہ مدھیہ پردیش میں واقع ایک ضلع کا کیس اسٹڈی پیش کیا گیا جہاں خواتین کو صنف اساس تشدد کا سامنا تھا، انہوں نے حکومت کی جانب سے ناکافی امداد کے باوجود اجتماعی مزاحمت کا ثبوت پیش کیا اور سینٹرز کی مدد کی۔شرکا کو تین گروپ میں تقسیم کردیا گیا اور انہیں کمیونی کیشن حکمت کی تیاری اور اس تناظر میں سرگرم عمل سیلف ہیلپ گروپ کے لیے امداد کی تجویز تیار کرنے کے لیے بیس منٹ دیے گئے۔اس مشق میں حقیقی دنیا کے

تقاضوں کو ایسے حقائق میں تبدیل کرنے کا سامان کیا گیا جو عطیہ دہندگان اور پالیسی سازوں کے لیے انتہائی اہم، جواب دہ بیانیے ترتیب دینے میں معاون ہوں۔

طلبہ کے مختلف گروپوں نے اپنی تجاویز پیش کیں جن کے بعد پرجوش تبصروں اور ردعمل اور تاثر کا تبادلہ ہوا۔ مذاکراتی فارمیٹ کی وجہ سے طلبہ کو مشکل سوالات جیسے کہ کمیونٹی کی کہانی کی کون سی جہات کو پیش منظر میں رکھا جاتا ہے؟ کیا رازدارانہ رکھنا ہے؟ اور نمائندگی کی اخلاقیات کے ساتھ وکالت و تائید میں کوئی کس طرح توازن برقرار رکھ سکتا ہے؟ سے نبردآزما ہونے کا موقع فراہم ہوا۔ سبھاش نے اس بات پر زور دیا کہ ڈولپمنٹ سیکٹر میں اخلاقی کمیونی کیشن صرف وضاحت وصراحت کے لیے درکار نہیں بلکہ قائل کرنے اور جن برادریوں کی نمائندگی کی جارہی ہے ان کی عزت وآبرو کے تئیں مکمل عہد کے لیے بھی ضروری ہے۔

رضا کار طالبہ انکا کے شکریے پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ طلبہ رضا کاروں میں میناکشی، دیویہ، ویبھو اور آدیتی نے ورکشاپ کے بہتر انداز میں انعقاد میں اپنی اہم خدمات انجام دیں۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ